جلد ۵ | بمبئی ۔ دوشنبہ ۲۹ ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۳۱۷ھ مطابق ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۰۰ عیسوی | نمبر

مقدمۃ الجیش

قسمت کی خوبی

آج کل جو وقت [illegible] کچھ کہہ نہیں آتا کہ دنیا [illegible] پہلے [illegible] برا [illegible] سمجھتا [illegible] انسانی طبائع کا کچھ عجیب حال ہے [illegible] دراصل [illegible] وقت [illegible] آئندہ [illegible] غور نہیں کرتے۔ اگر یہ بات تجربہ [illegible] ہے کہ [illegible] شامل [illegible] مصیبت میں آسانی [illegible] نہیں [illegible] مصیبت [illegible] آفت [illegible]

اب انکی شامت آئی

بھلا پرائے [illegible] میں انگریزوں نے [illegible] کیا حاصل [illegible] بھی دیکھنے جاتے ہیں کہ ایک شخص بھی معاملہ میں کیا کیا [illegible] اخبار [illegible] ابھی ہیں [illegible] جو جیسا کریگا ویسا بھریگا سنا جاتا ہے کہ ایک جماعت روسی [illegible] ٹرانسوال کی طرف روانہ ہوئی ہے کہ وہ [illegible] کیلئے غبارہ کا انتظام [illegible] شامت [illegible] ہو گیا [illegible] روس [illegible] غرض [illegible] میں آپنے بھی دخل دینا شروع کیا۔ مگر وہ کیا کریں۔ شامت کسی کی پوچھ کر تو آتی ہی نہیں۔

خیر روسی جماعت کو ٹرانسوال تو پہونچنے دیجئے وہاں جاکر آٹے دال کا بھاؤ آپ سے آپ معلوم ہو جائیگا۔ ورنہ اب ہی لوٹ آئیں۔ اسی میں خیر ہے۔

دھند چھا گئی تھی

پچھلے دنوں جو خبریں ٹرانسوال کے متعلق موصول ہوئی تھیں جنسے ڈچوں کا کچھ زور سمجھا جاتا تھا۔ اکثر ناظرین کو اسکا اندیشہ ہو چلا تھا کہ [illegible] اب بہت زور پکڑتے جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ لڑائی کا رنگ بالکل بدلتا جاتا ہے۔ برٹش گورنمنٹ کی فوجکو ہر آئے دن ایک نئی آفت کا سامنا رہتا ہے جب دیکھئے جب خبر سے ہمارا ہی نقصان پایا جاتا ہے۔ یہ سب باتیں جھوٹ نکلیں۔ یہ غلطی صرف رپوٹر کی تھی کہ اسکو لڑائی کے دہوئیں میں کچھ سجھائی نہیں پڑتا تھا کہ کس کا نقصان ہوا۔ ڈچوں نے برٹش فوج کو [illegible] برٹش فوجنے کچھ مردانگی دکھلائی۔ جو کچھ گرد و غبار تھا بالکل صاف ہوگیا اسوقت صاف طور پر معلوم ہوا کہ آج تک ڈچوں ہی کا نقصان ہوتا رہا۔

جتنے منہ اوتنی باتین

دنیا کے لوگون کی عجیب کیفیت ہے۔ ذرا سی بھی کوئی بات ہوئی اور بس لے اوڑے پھر چھے ویکھئے تو بقراط کا بچا ہی بنا بیٹھا ہے۔ جو ہے وہ مغز سے اوتار اوتار کر ایسی ایسی الاپتا ہے کہ گویا یہ واقعہ اوسکے سامنے ہی ہوا تھا۔ پھر چاہے وہ دادا آدم سے لیکر ہمیشہ کی کا کیون نہو۔ چانڈو خانہ کا تو نام ہی بدنام تھا۔ یار لوگون نے اون کے بھی کان کاٹے۔ ذرا سا شگوفہ ہاتھ آنے کی دیر ہے پھر بات کا بتنگڑ بنا لینا۔ پھر گھر بیٹھا باتین دیکھو کارکر ہے۔ یون کر تو ہم نے سنا تھا یہان انڈون ہی کو اوڑانے لگے پچھلے دنون مین اخبار پانیر نے لکھا تھا کہ ہمارے دفتر مین ایک خط بے نام کا بمبئی کے طور دیا یون لکھا ہے کہ پلیگ کمیٹی کے تو اینون کی نسبت موصول ہوا ہے جس مین بہت کچھ ناشایستہ الفاظ مین ان قانون کی نسبت سخت چینیان کی گئی ہین۔ پھر وہ خط بھی شایع ہوا۔ اوسکا ترجمہ یار لوگون نے اخبار مین بھی اوڑا دیا۔ اب کیا تھا ناظرین کو شگوفہ ہاتھ لگا۔ مذکور خط کا ترجمہ جب نہین شایع ہوا تھا تب لوگ اپنی اپنی رائے قایم کر رہے تھے۔ اب تو خط شایع ہو گیا۔ وہ وہ باتین مغز مین اترنے لگین کہ واہی واہ۔ یون تو اسکے متعلق عام طور پر ہر شہر مین آجکل کچھ نہ کچھ چشکیان اوڑتی رہتی ہین۔ مگر بمبئی کے چانڈو خانون مین تو کچھ اور ہی لطف کیساتھ شگوفہ زنی فرمائی جاتی ہے۔ کوئی صاحب تو انکھین بند کر کے پینک کی حالت مین بھینی بھینی آواز سے حقہ سامنے رکھکر زبان گڑگڑاتے ہین کہ ابجی یہ خط تو روس کے داناؤن نے لنکشیر بمقام ڈاک مین چھوڑ دیا تھا۔ اتفاق سے یار لوگون کے ہاتھ لگ گیا ہے۔ اونہین لیکر ایک ہندوستانی کے نام سے اخبار مین دے ہی گھسیٹا۔ کوئی صاحب ...

خیالی پلاو پکاتی ہین

نہین ... بلکہ ... ہندوستانیون کی ہے جو صرف ہندوستان کو بدنام کرنے کے لئے کی ہے۔ کوئی صاحب فرماتے ہین کہ یہ خاص پانیر ہی کی کارروائی ہے۔ یہ اوسکا فقرہ بنا کر پہلے اوسنے اس خط کے موصول ہونے کی اطلاع شایع کی۔ اور پھر ایک فرضی خط خود ہی چھاپ دیا کیونکہ وہ فی نفسہ ہندوستانیون کو بہت حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ کوئی صاحب کہتے ہین کہ اجی یہ بالائی تو علیگڈھ کے کسی شخص کی معلوم ہوتی ہے۔ بلکہ وہ لوگ اپنے زعم مین گورنمنٹ کے خیرخواہ بنکر اپنے کو خاص پولیٹکل نکتہ سنج سمجھتے ہین اور تمام ہندوستانی نکتہ چینی کو ... خیال نہین ... غدر کا لاوا ... تعبیر کرتے ہین۔ چونکہ عام طور پر ہندو مسلمان ... دشمن اور ہر شخص ... نہایت حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ... اپنی زبان مین ... کسی ہندوستانی کی کارروائی کی ہے کہ ... گورنمنٹ کی نظرون مین حقیر ہو جائین۔ بہر حال جو ہو دیکھئے اس قسم کی ہزارہا باتین ہو رہی ہین۔ اصل حال کچھ پتہ نہین لگتا۔ اور اگر فی الواقع یہ کارروائی کسی ہندوستانی ہی شخص کی ہے تو بہت ہی جھک مارا اور فضول اوس نے لکھ دیا ہے۔ خیر چلو جی ابھی تو مین بھی سر کریا۔ ہم تو یہ کہتے ہین کہ ... بھی ... آ جاوے یہ جنگڑے پیدا ہوتے ... دفتر ون کو اپنے دماغ ... فالتو ... تر کیبین نکالنی پڑتی ہین۔ خدا ان ... کا منہ کالا کرے کہ ... ہر فرقہ اور ہر مذہب کے ... دکھا رکھا ہے۔ جانی اور مالی ہر طرح کا نقصان ... اور ... اوٹھانا پڑتا ہے۔ مسلمانون کے لئے ... نے روک رکھا ہے۔ ہزارون بندگان خدا کی جانین ... تلف کین۔ جگہ جگہ ... فساد ... بھیس ... ہم اس خط کو ... ناظرین کو ... وہ بالکل ... گذشتہ ... ہی ... شایع نہین کرتے۔

... لام ہی ہو شوق نالے ہی تو تغفر

ہم مرد ہین عورت ... سمجھیا ...

جو کچھ ... کا ہر طرف ... کبھی ... ایران کی طرف ... ہین اور کبھی ہندوستان جنت نشان کی طرف ... رہے ہین۔ اسی بنا پر جناب امیر صاحب ... کے خیال سے ... خریدے ہین ... تحفے ... خود ... ہین ... ان کی ... شروع کر دی ہے۔ جناب امیر صاحب کیا ... خیال مین ... خدا ... میان کی ... ہین ... گردش ... سلطنت اور ... انتظام ... قبلہ ... اگر خدا ... وہ کبھین ... آپ سے ... مقابلہ ... ہے ... امیر صاحب کے ہتھیار پر کیون ... عقلا بھی آپ کیون ... بیاڑ ... سے دیکھتے ہین ... آپ کون ... اور بھی ... کی نسبت یہ پراگندہ خیالات ... لاحول ولا قوۃ۔ جناب ... یہ ... ہین ... مرد ہین عورت ... امیر صاحب اور ... ہے ... صاحب کے ... گفتگو مین ... خیال کرتا ہون ... ہندوستان ...

منتو ... کی

نیت ڈانواں ڈول ہو گئی

قوم سلطان الشیاطین ضرور سرکشی پھیلانگی جب سے جواب میں امیر صاحب نے فرمایا کہ قبلہ آپ فرمانے کیا ہیں یہاں کے ادنیٰ ادنیٰ لونڈی بچے مونڈے کے خون کے پیاسے ہیں جیتے رہنا کیا ممکن کہ وہ ضرور امتحان کریں دیکھنے نے کیوں پیا کیوں ۔ جناب امیر نے کیا خیالات ہیں کہ بھی قتل میرا ہی سے ۔ اور جو بنا یہ ونکالے رہ جو

دال ۔

دیکھا لیجئے اور دوسری آپکی بھی خواہی ہے کہ ہیں جناب نائب کے سردار حبیب اللہ خان ولیعہد کو فرمایا کہ دیکھو ہمارا بیٹا ہے تم نہیں چند سخت گرا ہوں ۔ مریت انتظام ضرور کرنا کہ کچھ مو بیٹا ڈانوں ہی مسافر ہو ہی کو ضرور خیال کرنا اور مظلوم کی فریاد رسی ہی حتی الامکان ضرور کوشش کرنا ۔ اور رعایا کی حالات کو روزانہ دریافت کرنے کے علاوہ خود دیکھا کہ کچھ حال کرا دیکھی اوس کی اور تشنی دیتے رہنا ۔ حضرت عمر فقط ایک ہی بات کا کرے تو داری ہیر حضرات جانتے ہیں کو چار چار مہینے پر خفتی کا فرمان محمد بھیجا جو شریعت سے تھا وقت در حاضری میں ہر مذہب کے لوگ فرقے حضرت ابوبکر کے بعد ہی ہو تم سے قطعاً حل السبیل ہو نیسری کرا کہ یہ رہو بھی ان لاضیعا الاعیہ نافوانہ لولا ہ نہ کہیں موافقہ شرع ہو من ہدو السیر یرجوا نہ ہے (ترجمہ) رات اگر ہی ہے اور سیر کرتے ہے ستار ہ دا ہو کہ دیکھے مبنی کر کوئی سا بھی نہیں کرو دیکھا ہو کر ہی ہو مجاوں میں سے ہیں جب ہی گھر ہیں کو جو غریب ہے ساتھ ہی بیٹا دوڑ لپٹی ہوئی ہو جار ہا ہی کہ اوہ ہیں ۔ غرض انتظام ضرور موافق کرو ہیں کہ زبانی کہو دولت ملک کیا ہو ہی ہیں کی ہی خیالات سے مہمان کا کہنا ہے کہیں سارا دشمنوں کی نیت ضرور کی

نیچرو نیچر خدا کی مار

مجھ پر اب جناب تو بچے تہہ کر کے سر سید کے گرد ہی میں ہیں ہی حضرت کا حاضر ہو جائیگا ۔ مگر تو بہ ہے خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم ۔ اب بھی وہ ہی وہ آدم صورت شیطان مجسم موجود ہیں کہ جسے غریب سیدھے سادے مسلمانوں کی ضلالت کا سخت خوف ہے لہذا اشعوات الانسان کالنسیان پیشتر بیشتر طفیل اما ۔ وقت کا فرض ہے کہ ان گندم نما جو فروشوں کے مکر و فریب سے غریب مسلمانوں کو آگاہ کر کر الدال علی الخیر کفاعلہ کے زمرہ مقدسہ میں گھس پڑیں ۔ چنانچہ آج کل اخبار کرزن گزٹ نے پھر اوہ ہم مجانی شروع کر دی ہے ۔ خیر دنیوی معاملات میں تو اب جناب اسی کچھ نہیں فرماتے ۔ مگر ان فرزندو دینی معاملات کو وہ سوچ سمجھ کر لکھا کرو یہ سمجھ لے کہ میں سلطان المعظم کی تعریف کے پیرایہ میں اسلام کی ہتک کر رہا ہوں ۔ اور کوئی کچھ نہیں سمجھتا ۔ حضرت سے تاڑنے والے قیامت کی نظر رکھتے ہیں ۔ بس سے بہر گئے کھلا ہی جامہ میپرستش ز من انداز قدرت را می شناسم چنان ہی کسی پرچہ میں سوال سرقہ کی نسبت حکم قطع ید کے احکام شرع سے سوال مینکا ہے ۔ کیا خوب سوال از آسمان وجواب از ریسمان ۔ کہاں حکم سارق اور کہاں حکم قطاع الطریق ۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۔ کیا خوب شریعت ہی ہے رہا ندر و خشکی میں ادا ہو جاتا ہے سو ہی سمجھے قلم اٹھایا اور لکھ مارا ۔ حضرت آپکو کسنے کہا تھا کہ آپ خواہ مخواہ ایسی معاملہ شریعت میں دست اندازی کیجئے سعدیا کر گفت را اس نا زمین زبردہ برآید بقبول رحیت مرد اش شیر انگن زن بہ بہتر ہو گا کہ اب اس بحث کو وہ سوچ سمجھکر لکھے ورنہ ہم اب جناب تیار رہیں ۔

ائی ہی غضب ہوا

اسے ہو ہی مائی کلیجہ دھڑکا جاتا ہے سینہ پھٹا جاتا ہی خدا کی مار ہے بیاری ملکہ کی حکومت میں یہ دن دہاڑے آفت ۔ او وہ غضب ہی تو ہوا ۔ خدا کی سوں حقیقت خیال کرتی ہوں بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ابھی ابھی آیا ہی فکر کر رہی تھیں ۔ دیکھو وہ کرنسا نام اور ہو بھلا سا نام ۔ دیکھو منہ میں ہی زبان پر نہیں آتا ہوگا ۔ ہاں دہا ماہیر بخار کر میں ڈاکو سلح آنکے ہاں خوب یاد آیا شہاب ہی بہار ہی ۔ اور علی الا بہ کہ یا کہ غریب غربا ہے ڈریں ہم نہیں لیتے گئے ہو یہ سپاہی کار ہر سے مطلب ہے اور سامنے آئیگا تو مارا ہے اوسکی جان کی خیر نہیں گا ۔ دن ہی تو ڈر کے مارے اپنے گھر میں ہیں بڑے حرامی ایک متمول ساہوکار کے گھر گھسے انپر خدا کی مار علی کی سوار ۔ اوہ کلیجہ نکلا جاتا ہے کہتی ہوں ۔ آخر یہ پولیس ملکہ معظمہ کے ہاں سے بانچ لیتی ہے جو یوں بے پرواہ ہے ۔ غریب رعایا کی خبر نہیں کرتی ۔ خیر میں ہو گا ۔ آنگ ہی کرو ۔ ارے ہی ہم غصہ کر کے آدمی خبر رفت ۔ ہاں یہ کہو کہ پھر کیا ہوا سنتی ہوں کہ غریب ساہوکار کو مہمان وفرزند گھسے مار مار چیخنے لگے کہ بتلا خزانہ کہاں دھرا ہے بیٹا سند وخون کی کنجیاں دیدو انہوں نے کچھ کہا جٹ ان غریبوں پر ہی ہو ڈال دیا اور کہا بس بیٹھ اب بتلا تو کہہ نہیں و رنہ تم ہو گا اور دیا سلائی کھینچ بیاری ہی ہے انہوں نے بتلا دیا اور سب انکے حوالہ کر دیں ۔ اب بتلا وجب حکام ضلع ایسے خوف میں اپنے ٹیسنگی تو رعایا کا کیا حال ہوگا خدا ہی حافظ ہے ۔ اب معاملہ دار و غمدار سے تفتیش میں ہے ۔ دیکھیں کیا ہوا ۔ اب پولیس کر کر گیا کہتی ہے ۔

بد تہذیب کتا

سرکار کی توجہ جسطرح آدمیوں کی تعلیم کیطرف متوجہ ہے اسیطرح کا شکوہ جانوروں کی تعلیم کا بھی کوئی سلسلہ نکل آتا تو بہت مناسب تھا ورنہ بدتہذیبی کی دن بدن ترقی ہونیکا خوف ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ باوجود اس امر کے کہ زمانہ بابت تہذیب کا سمجھا گیا ہے اور صدہا قسم کی تہذیب ہی تہذیب کا ذکر ہے بدتہذیبی اسیطرح ترقی پر ہے [illegible] وہی ساری جو ہوگئے تھی سو اب بھی ہے۔ ابھی تھوڑے دن ہوئے بنارس میں بدتہذیبی کے متعلق ایک عجیب واقعہ ہوا یعنے کسی صاحب بہادر کی میم صاحبہ بغیر پاؤں کے گھوڑے یعنے بائیسکل پر ڈٹ کر ہوا کھانے نکلیں اور انکے ساتھ انکا ایک کتا بھی دم ہلاتا ہوا میم صاحبہ کے پیچھے پیچھے دم ہلاتا ہوا چلا جاتا تھا چلتے چلتے میم صاحبہ [illegible] مسٹر [illegible] صاحب کلکٹر کے بنگلے کے پاس پہنچیں تو اتفاق سے [illegible] کتا بھی بنگلہ کے باہر ٹہل رہا تھا۔ میم صاحبہ کے کتے کو دیکھتے ہی ادہر لپکا اور زور زور سے [illegible] اپنی انگریزی میں کچھ کہنے لگا۔ میم صاحبہ کو دیسی کتے کا یہ [illegible] گوارا [illegible] اسکی آواز سنکر بہت برخاستہ خاطر ہوئیں [illegible] دریافت فرمایا کہ یہ کتا کسکا ہے [illegible] ڈپٹی صاحب [illegible] باہر نکل آئے اور انہوں نے [illegible] کتوں کو آپس میں [illegible] صاحبہ فرمانے لگیں کہ [illegible] ایک دیسی کتا ایک یورپین کتے کو [illegible] ساتھ جو گستاخی کی وجہ [illegible] ہی ہوگی۔

خیر دیکھا جائیگا

وہاں سے اور سروقت [illegible] میم صاحبہ چلی گئیں لیکن بنگلے پر پہنچتے ہی اپنے صاحب بہادر سے یہ واقعہ کہہ سنایا۔ صاحب بہادر نے اسکی شکایت صاحب ڈسٹرکٹ جج سے کی۔ انہوں نے ڈپٹی صاحب موصوف کو بلوایا وہ دوسرے دن [illegible] ڈسٹرکٹ جج صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اصل باتوں کی [illegible] معاملہ [illegible] پیش کیا [illegible] خفیہ ہے لیکن آخری فیصلہ یہ ہوا کہ ڈپٹی صاحب نے ایک معذرت [illegible] ڈسٹرکٹ جج صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ اور [illegible] صاحبزادہ کی نسبت یہ تصفیہ ہوا کہ وہ اپنی گستاخی کی نسبت خود ہی حاضر ہو کر معافی کے خواستگار ہوں مگر افسوس ہے کہ کتے کے لیے کوئی سزا مقرر نہیں ہوئی اور ہر چند وہ کتا ضرور سزا کے قابل تھا کیونکہ [illegible] میم صاحبہ [illegible] کیا تھا ڈپٹی صاحب یا دیگر صاحبزادے نے کوئی گستاخی کی حرکت نہیں کی تھی۔ یہ تو صرف کتے کی [illegible] تھی کہ [illegible] اس نالائق حرکت کی [illegible] ایک دیسی [illegible] کب مجاز ہو سکتا ہے کہ وہ یورپین لیڈیوں یا انکے کتوں کے ساتھ بھی کسی قسم کی بیہودہ حرکت کرسکے اسغرض سے سرکار دولتمدار کی خدمت میں عاجزی کیساتھ یہ درخواست پیش کیجاتی ہے کہ وہ کتوں کی تعلیم کے لیے ایک مدرسہ ضرور کھولا اور کچھ نہیں تو دو تین انگریزی کے ضروری الفاظ کتوں کو رٹا دئے جائیں اور اگر ایسا ہو جائے کہ دیسی کتے لندن [illegible] اور امتحان پاس کرکے آیا کریں تو کیا کہنا ہے اور اگر یہ نہ ہوسکے تو تھوڑی بہت انگریزی [illegible] یورپین تہذیب کتوں کو [illegible] سے بھی آتی ہے اور اگر کچھ بھی [illegible] تو [illegible] ہو سکتی ہے پھر دیسی اور یورپین کتے دونوں ہم [illegible] ہو جائینگے۔

ہمیں یقین نہیں

جنگ ٹرانسوال کے متعلق جس جس کی طبیعت چاہتی ہے لکھ دیتا ہے بعض حضرات کا تو خیال ہے کہ اوٹپٹانگ باتیں زبان قلم سے لگا دی پھر [illegible] جھوٹ ہو یا سچ [illegible] ایک معاملہ میں ایک اندازہ کیا [illegible] گفتگو کرنی چاہئے۔ [illegible] نسبت کوئی تو کہتا ہے کہ اب [illegible] اور کچھ بنائی نہیں بنتی زیادہ تر اس بات [illegible] کرنے میں انگریزی اخبار [illegible] لوگوں کو خوب سمجھا ہوا ہے پھر اگر ان کی لکھی ہوئی خبر کوئی [illegible] بھی نکلی تو لوگ کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ [illegible] بہرحال جنگ مذکور کی بابت جو جس کا جی چاہتا ہے بڑبڑا اٹھتا ہے انگریزی اخباروں کی یہ کیفیت ہے کہ کبھی تو [illegible] کی شکست [illegible] میں ہے جس وقت وہ [illegible] کی شکست چاہتے ہیں تو کوئی دقیقہ ان کی نامردی اور بزدلی کا اٹھا نہیں رکھتے۔ کبھی برٹش کی شکست دکھلا کر [illegible] خیر خواہوں کو [illegible] ہیں کہ اب [illegible] بڑا ہے اور فوج میں [illegible] اور [illegible] افسر مر گئے۔

اب آجکل بھی یہی حال ہے۔ [illegible] چند واقعات ٹرانسوال کی خبر دیتے ہوئے یہ بھی لکھتا ہے کہ باوجود [illegible] ماہ [illegible] لڑائی میں بوئروں نے عظیم نقصان اٹھایا لیکن اب بھی [illegible] اسی ہزار [illegible] جنگ میں حصہ لے رہے ہیں۔

اے صاحب [illegible] ہمیں تو یقین نہیں آتا بلکہ ہم تو جانتے ہیں کہ اب ٹرانسوال [illegible] حالت نزع میں ہے اور [illegible] میں دم [illegible] ہے۔

بڑی ڈھیٹھ ہو گئی ہیں

بہت توپچی بھی فی الواقع ہو کے ماہر ہیں۔ جہاں جم جاتے ہیں پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لیتے۔ اور خوب بھڑک کر دشمن پر خون کی طرح اڑتے ہیں مگر یہ ہماری ہی بہادر فوج کا دل گردہ ہے۔ جو اگر مقابلہ سے انکو پیرا دکی اڑتے ہیں۔ ورنہ ہر ایک کا کام نہیں ہے۔ چنانچہ سپینیور کے میدان میں جنرل ڈنڈال کی فوج ڈٹ کر اب پر دشمن سے مقابلہ کرتے ہیں مگر دشمن ہٹنے کا نام نہیں لیتے اور مورچوں کے اطراف کھائیاں کھود لی ہیں۔ اس جنگ میں ہمارا خفیف نقصان ہوا۔ دشمنوں کو کھائیوں کی وجہ سے بہت مردمی بسیواسطے اوس کے پاؤں جم گئے۔ ورنہ ہماری فوج تو ضرور اونکو دھکا کر وہاں سے ہٹا دیتی ہماری بہادر فوج کا جو کچھ خفیف نقصان ہوا اوسکی یہی وجہ تھی کہ دشمنوں نے کھائیاں کھود لی تھیں۔ اور ہماری فوج (صرف اس خیال سے کہ بہادروں کا کام کھائیوں میں گھس کر لڑنا نہیں ہے) میدان میں لڑی اسیواسطے کچھ نقصان ہو گیا۔ ورنہ ڈچوں کی طرح کھائیاں کھود کر نامردی سے لڑتی تو یہ خفیف نقصان بھی نہوتا۔

ہم پونہ کے ناظرین سے سمجھتے ہیں کہ کہیں تم یہ خیال نہ کر لینا کہ چونکہ ہمارے فوجی افسر عالی خیال اور بلند حوصلہ ہیں اس واسطے وہ بڑے نقصان کو بھی خفیف ہی خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ سات سو سپاہیوں کا نقصان ہو گیا ہو تو یہ خفیف ہی ہو۔ ہرگز نہیں ایسا ہرگز خیال نہ کرنا۔ دو چار آدمی۔ یا اتنا کہ اس کو مر کھا جانا یا زخمی ہونا خفیف نقصان ہے۔

چت بھی اپنی پٹ بھی اپنی

آجکل ہماری گورنمنٹ عالیہ کا اقبال کس زور و شور پر ہے۔ واللہ اگر اقبال ہو تو ایسا ہو کہ جہاں دیکھو ہماری گورنمنٹ کا فائدہ ہی ہوتا ہے۔ اگر ہارا تو اپنا فائدہ۔ جیتے تو اپنا فائدہ۔ بھاگا یا تو اپنا فائدہ۔ مصالحت ہو جائے تو اپنا فائدہ۔ اور بتانے کو ساتھ واپس آئے تو اپنا فائدہ۔ یارو سچ کہنا۔ ایسی اقبالمند گورنمنٹ کہنے کوئی دوسری بھی دیکھی ہے ہماری آنکھوں نے تو نہ دیکھی ہوگی۔ جنگ افریقہ میں ڈچوں کا یہ حال ہو گیا ہے کہ ان کہنے کی ضرورت نہیں۔ یہ ہماری گورنمنٹ کے اقبال ہی کی برکت ہے کہ لیڈیسمتھ میں اتفاق سے ہمارے کچھ سپاہی گھر گئے ہیں اور دشمنوں نے چاروں طرف سے سخت مورچہ بندی کر کے انکو گھیر رکھا ہے جنرل الگنشی رپورٹ کرتے ہیں کہ محصورین خیریت سے ہیں کل ڈچوں نے ہم پر صرف ۳۰۰ گولے چلائے۔ مگر ہمارا بہت کم نقصان ہوا۔ دشمن کا سخت نقصان ہوا۔ یہ دیکھو اب تو نہیں ہمارا کا حال معلوم ہو گیا کہ جب دشمن نے ہمارے محصورین پر ۳۰۰ گولے چلائے۔ مگر ان گولوں سے اون کی نکسیر تک نہ پہونچی۔ اور الٹے دشمن ہی کا نقصان ہو گیا۔ یہ کس قدر زبردست فتح کے آثار معلوم ہوتے ہیں۔ ابھی کچھ نہیں تو دشمن کا یہی نقصان کیا تھوڑا ہے کہ ۳۰۰ گولوں اور ان سے بارود وغیرہ کا نقصان تو ہوا۔ ایسی جنگ کے وقت میں ۳۰۰ گولوں کا بیکار جانا بھی بہت بڑے نقصان کا باعث ہے۔ اور بہت ہوا ہوگا تو اون گولوں سے ہماری فوج کے مورچہ کا ایک کونا ٹوٹ گیا ہوگا۔

آہ انکی ہماری فوج پرواہی کیا کرتی ہے اسکو بہت جلد درست کر کے پھر اپنا کام جاری کر دیگی۔

ڈچوں کی نامردی

کیوں؟ جناب یہ کہتے ہیں کہ کمبخت نالائق دشمنوں ڈچوں سے برٹش سپاہ کو چوکنا رہنا چاہیے۔ ڈر کیا گئے یاد تو وہی مثل ہوئی ہے۔ کس نے پچھے کو بھیا کون ہو؟ بھائی بڑے بوڑھوں کی نصیحت پر ضرور عمل کرنا چاہیے چونکہ اس میں بھی اگر کچھ غلطی ہو جائے تو تقدیر ان کے خدا کا مرضی مالک ہے۔ اور ہمیں تو ہر وقت ہی گو۔ انہوں نے بہت سمجھایا بار بار فرمایا کر دیکھو میاں ان بدتمیزوں سے ہرگز ہرگز ہوشیار رہنا ورنہ دھوکہ دیں گے۔ مگر وہ نہ مانے۔ آخر دیکھنا پڑا کہ گذشتہ ہفتہ جناب کی فوج ظفر موج نالائق ڈچوں کے پیچھے وہ پڑی کہ نامردوں نے میدان چھوڑ ہی دیا۔ اون کے نے ستھیار ڈالدیئے اور خیمہ ہماری فوج کے حوالے کر دیئے۔ ہاں تمہاری ایسی تیسی۔ ہماری فوج سے جھگڑ کر بنگالیوں کی طرح انہوں نے بھی ہار کی۔ کیا کیجیے تقدیر کا لکھا پیش آیا۔ اگر قبل ہی سے اپنا نصیحت پر عمل کر لیتے تو کیوں یہ برے دن دیکھنے نصیب ہوتے۔ افسوس کہ بے حیا ہونے کے سبب منہ کو آتا ہے۔ کمبخت دشمن سب ہی پیچھے دوڑے ہوئے بندوقوں سے فیر اور جنرل بلر برٹش بہادر نے پیچھے سے حملہ فرمایا۔ ورنہ فتح وہ کب میں کہ سٹین اور سٹرون کو جب لڑائی میں شکست دی گئی گہیں ہیں۔ یہ کیسی بہادری اور دغابازی ہے۔ اگر ایسی ہی نامردی کرو گے تو یاد رکھو آئندہ اس مضمون کا کچھ بھی خیال نہ کیا جائیگا۔ اور بے پوچھے گچھے گستاخی کی ہے جیسی لگائے جائیں گے۔ اب ہم کے تم جانو تمہارا کام جانے۔ اور دوالی پر کو دس خلاف قانون امر اصلاح پر توجہ دلائی ہے۔ خیر صاحب۔ اب کیا تر کھائی۔ اب کیا کیں تو دم دبائی۔

معرکہ آرائی

هنیئاً لارباب التجارب فیہ تسلیمہم
للعاشق المہجور ماتحب ع

یوں تو باغبان حسینی نے گلزار عالم کو گوناگون شگوفون سے [illegible]
آراستہ و پیراستہ فرمایا ہے مگر ایجانب کی معین نظروں [illegible]
خا [illegible] فضلنا بعضہم علی بعض حسن [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] کرامات ہوئی بصلاد [illegible]
[illegible] وہ دولت کو اسکو عشرہ عشیر کے تسلیم میں [illegible]
[illegible] جناب [illegible] مگر اسی حسن [illegible]
[illegible] اور جناب [illegible] خیال فرمائے گا تو یہی نسبت
[illegible] میں بھی پائے گا۔ اب تو قدرت ہی [illegible]
[illegible] نسبت ہر فرد بشر میں پیدا کر دی ہے [illegible]
[illegible] سرزمین [illegible] کیا خوب کسی [illegible]
[illegible] ان الانسان [illegible] خلقین [illegible]
[illegible] میں [illegible] کونسی چیز [illegible]
لے کر جہان کسی [illegible] ایک نظر [illegible]
[illegible] بلندی سے [illegible] دست
[illegible] ان حالتوں [illegible] اور [illegible]
[illegible] کوشش کی تو [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] نظر آتی ہے [illegible] ہی سے [illegible]
[illegible] کیا فقط ہی [illegible] میں سے [illegible]
[illegible] قابل تعظیم ہے [illegible]
[illegible] سات [illegible]
[illegible] خیالی میں [illegible]
[illegible] شرق [illegible] میں [illegible]
[illegible] اور عوارض و علائق کے
[illegible] قدر [illegible] ورنہ
[illegible] اگر جا بجا [illegible]

پرستش کرتے تو کیا بہتا ہے اوج و ... خاصی [illegible]
[illegible] العاشق [illegible]
کے آگے [illegible] اگر جنرل [illegible]
[illegible] دیتے مگر [illegible] جناب بھی
[illegible] کے آگے [illegible] بھی [illegible] قدر [illegible]
[illegible] قدر [illegible]
[illegible] کہیں [illegible] کے عوض [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] شیطان [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] خواہ [illegible]
اور [illegible] جنرل [illegible] تعجب [illegible]
حضرت [illegible] سوال کے [illegible]
[illegible] ہو گئے۔ آپ ہیں کس خیال میں۔ لاحول ولا قوۃ
سے [illegible] کہنے [illegible]
[illegible] سے [illegible]
میں [illegible] خون [illegible] کر تو ہم
[illegible] مگر [illegible]
[illegible] جناب آپ [illegible] کس خواب [illegible] میں
جنرل [illegible] نے [illegible]
خوب [illegible] کے [illegible]
[illegible] خون [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] اور [illegible] شروع کر دی
[illegible] کے لئے [illegible]
[illegible] اقبال و انکار کی [illegible]
[illegible] صاحب کی [illegible]
[illegible] کا [illegible] اللہ [illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] کر [illegible]
کامیاب ہوں [illegible]
[illegible] اگر [illegible] سمجھو [illegible] ع [illegible]
کیوں کیسی کہی۔

سراق
سنبھالا ہوش [illegible] کے حسینوں پر
[illegible] آئی شباب کے جانے

ہمی م ۔ ف ۔ از [illegible]

رسیدہ بود بلائی ولی بخیر گذشت

[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] کی [illegible]
اللہ کرے [illegible] میں [illegible]
[illegible] اچھا خاصا [illegible] شریف [illegible]
[illegible] خیریت [illegible] مقدر [illegible]
[illegible] فرشتے [illegible] سے [illegible]
[illegible] ہے [illegible] خالی ہے [illegible]
[illegible] خالی [illegible] فرشتے اس [illegible]
موجب سبب [illegible] فرشتے [illegible]
[illegible] کیوں [illegible]
[illegible] کو [illegible] بھی [illegible]
[illegible] میں حاضر ہوں [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] وقت [illegible]
ہیں اور آپ [illegible] نہیں [illegible]
ولا قوۃ [illegible] کا کیا [illegible] میں [illegible]
سے حاضر ہوں [illegible] آگرہ [illegible]
لکھنؤ وغیرہ کی [illegible] سن کر [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] حاضر ہوں [illegible] انقلاب کی [illegible]
[illegible] وقت [illegible]
[illegible] کے درمیان [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] قریب کی [illegible]
سے نہیں معلوم ہوتی ہے [illegible]

صاحب پر فاراں اترے ہیں مولوی کے عید قرباں میں بھی
ان حضرت میں ہی ہوں کے شرابی مبارک آپ بیار پڑیں
اوصیجا تجان بھلے جلتے ہو۔ الٰہی عابدی دن کا موسم بھا
ہوگیا کہ بعدی گذشتہ۔ اوسی شعر کے مصداق ہیں
گئے سے چھ سال عمر عزیز گذشت بد مزاج تو ازحال
طفل گذشت۔ بلکہ بین بہت تھانی کرنی گی خواہ
ذات شاختی۔ حضرت سلامت مزاج تو پوچھئے۔ طاعونی
نحوست ہوا رہی ہے کہ درست ہیں یا ہی نہیں۔ اور حضور
مزاج پوچھتے ہیں اوفوہ! الٰہی مصیبت کمبخت طاعون
کیا کر سکتا ہے۔ لاالٰہ حافظون۔ یار ہے تو سچ ہی کہ غذا
پچھلی ہست کہ بیش مسلمانان باید۔ مگر ان کے چچا جان
کے سبب سے جان آفت میں پڑی ہمارے جیسے البتہ
ہیبت پریشان ہوتا ہے۔ کیونکہ شیطان اور ناہیں
ہلکا کرتا ہے۔ کیوں صاحب۔ طاعون کر اے جاتے تو
ہیں مگر اول تک چچا جان کو نہیں جلتے۔ بہار پر تو
وجہ دیگر خواہد شد ان۔ ہمیں نہیں۔ کہتے ہیں ورنہ
مسلم شریف میں قرار ہوگا۔ اچھا اگر آپ دریافت
کرتے ہیں تو کام میں لگا میں کرسی پر ڈٹ جاتا ہوں اور مسٹر
اور چچا جان وہی دال چپاتی کرتے ہیں۔ خدا ان کی شرارت
حافظ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ آگرہ آباد میں شہر کے اندر
زخم چشم رات ہوں مسٹر طاعون صاحب تشریف
نہیں لے سکتے ہیں مگر ہم جیسے شہر کے مکان
میں ہو فرمائیں کے۔ سنہ اگیا ہے۔ نوم اپریل کو ہوا
جائیگا۔ مگر وہ بھی اندر رہیں سرنگ کھال پر
سینہ۔ اللہ میاں کا شکر ہے حج رسیدہ ہو دو
ستہ شد گذشت با شنیدہ کہ ہر تھا نو بسیار ق
فی بس سبق سیمو

حافظ

دوول یک شود بشکند کوہ را
پراگندگی آرد انبوہ را

مقلد ۔ رہ رہا ست بخو ۔ آگرہ آبادی

رات کا خواب آگہی تعبیر

بیٹے پر پنجابو۔ آگئے مر زنگ۔ ۔ تو تو بجا اسلام مندگی
آداب کورنش مزاج ہی کہو تو بالا طاق ہو گئے۔ اور
اوکر ہیں جن کے جناب علیہ الرحمۃ کا خواب سنانے
گر خوف نہ کیا جائے کہ آج اول وقت اپنے ضرور ہی کام
ست خالی جیل کا دعوہ کر گئے پڑتے اتفاق ذخیرۂ
شام تو سنا منگاہ پر آ دیکھو۔ اور تمام دن کی کاروائی
کمبخت کر لیجئے کھانا تیار ہو گیا۔ فوراً سو بیٹھے کھانے
فراغت حاصل کر جنگ کی آتش ہوئی تمام دن کے
تھکے ماندے تھے ہی۔ لیٹتے ہی سر تلے ہاتھیں اور بیٹھیں
اور عالم خواب میں ملکوں کی سیر منظور ہوئی۔ پھر کیا تھا
بہت سو شہر دیکھے جیسے عالم بالا تک ہو چکے ہیں۔ اور
آگے رب ہے تو عرش معلی تک بھی رسائی پائی۔ وہاں
عجیب غریب تماشے دیکھے۔ اکبار گی ہو ہو کی آواز بلند
ہوئی۔ اپنا تو سب سے خوف کے ایک قدم میں جھک کر دونوں
دربار شروع ہو اور فرشتے دل کا عدالت لگ کر حاضر
عدالت ہوئے۔ اور عدالت شروع ہو گئی چپراسی نے
بڑھ کر پکارا مستغیث حاضر ہے یہ کہنا تھا کہ وہ ایک حضرت
بڑے طمطراق سے آ جھکے کہ شب و ذاتی شخص تھا۔ اور سر پر
پگڑ ہاتھ میں برہنہ شمشیر اس سے خون ٹپکتا ہوا۔ اور کپڑے
پر خون کے دھبے تھے۔ اور خود دیکھ کر اپنی روح تو پرواز
ہونے پر مستعد ہو گئی تھی مگر لا حول پڑھ کر دل کو ڈالا کر
دو قدم اور آگے بڑھا اور لگا آنکھیں پھاڑ دیکھنے
چپراسی بولا بسم اللہ عرض کرو۔ اور باہر چلے جاؤ جب
حکم ہو گا بلا لئے جاؤ گے۔ فرشتہ دار چپراسی سے
عرضی لیکر پڑھنے لگا

عرضی ملک الموت بحضور رب العلمین

ملک پیغمبروں کے بادشاہ۔ مستغیث ہوں کے دنیا
بجبر لئے کمترین خادم پر نظر الطاف ڈالی اور مرسلی کرایا
بر خیال کہ میں نے اس مدت العمر میں وہ وہ کارنامے

گئے ہیں۔ کہ تا یوم قیامت مشہور دنیا پر یادگار رہینگے شکست
حافظ ہوں کہ فرعون کیا تھا رود نیل پر وہ ہاتھ کی صفائی
دکھائی کہ بیان سے باہر ہے۔ طوفان نوح کی کارروائی بھی
کیا کچھ کم تھی۔ اپنا ہمیشہ یہی حال رہا۔ نہ کسی نبی کو چھوڑا
نہ ولی کو۔ نہ بادشاہ کی توقیر نہ وزیر کی ثروت نظر میں
سمائی۔ چنانچہ ایسی ایسی بہت سی کارگذاریوں میں نام
حاصل کیا جس صاحب کی ماتحتی میں چھ ماہ فسر تشریف
خرطوم تک کر کام انجام دینے کو تیار ہو گیا۔ مشرق سے
مغرب تک اپنا سکہ بٹھا دیا۔ افسر کا اشارہ ہوا ہی تھا
پایا تھا کہ مقام مقصود پر زبردست ڈنڈے ڈال دئیے۔ اور
وہ وہ دستی ہاتھ لگائے کہ باشندگان شہر کے
گھسیٹتے گھسیٹتے تنگ آ گئے۔ مگر چند سال سے کام کی
ہو گئی ہے کہ اللہ تیری پناہ نئے نئے حاکم نیا نیا حکم ہوتا
ابھی تھوڑے دنوں کا ذکر ہے کہ مسٹر انفلوئنزا کی ہدایت
ملک پنجاب میں خوب خوب پینترے بدلے۔ کئی شہر
دورہ کیا مگر حضور نے جس شہر پر اٹھ کر جما یا جھنگ
تھر لیا کہ جس کی نہ ہراتی جب اچھی طرح صفائی کر چکے
دوسری جگہ جا ہوتے۔ انسے اچھی طرح فرصت ہو نہ پائی
تھی کہ ہیضہ خان بہادر نے نزول فرمایا۔ اور کی ساتھ میں
بھی چند شہروں میں دورہ کیا۔ وہ وہ ہاتھوں کی صفائی
دکھلائی کہ محلے کے محلے بلکہ شہر کے شہر اجڑ گئے اور چلتے
پھرتے نظر آئے۔ افسر صاحب کو بھی چین بولا دیا۔ بس
زیادہ امتحان منظور ہوا تو سرحد پر وحشیوں کی لڑائی
میں تقرری ہوئی۔ وہاں بھی گولی تلوار سے ڈھیر جیسے
گرتی پڑتی دیکھی خوب اپنا کام کر لیا اور چلتے ہوئے غرض
جو جو کام کئے ایسے ہی کئی افسر سے بہار قدم آگے ہی رہے
مگر اب مرزا طاعون بیگ کی ماتحتی سے دم میں ناک بر تو
ناک میں دم آ گیا ہے۔ ان کی جسامت کا تو پتہ ہی نہیں لگتا
ایکدم دنیا پر چھا یا لگتا ہے۔ ایک نائب حضور کے مشرق
میں ہیں تو دوسرے مغرب میں۔ ہر شہر ہر قصبہ ہر موضع
حتی کہ پہاڑ اور جنگل میں بھی آپ موجود ہیں۔ انکے ماتحت

دوڑ کے دفعتہ ٹانگیں ہو گئیں نہیں اور جاگتے ہوا کرتے دم ٹوٹا جاتا ہے۔ اول تو [illegible] سالی سے طاقت [illegible] بے کر کے بچا کام نہیں ہوتا۔ اب تو یہ ہے ایک بولی بھی کام نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے درخواست ہا کہ زبان کر امید وار ہوں کہ یا تو میرے حال زار پر رحم فرمایا جاوے ورنہ پنشن دی جاوے کیونکہ مستحق ہوں۔ واجب تھا عرض کیا۔

حکم ہوا

اصل درخواست واپس ہو کر سائل کو حکم دیا جاوے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری [illegible] واسطے بہت سی [illegible] اور [illegible] مقرر [illegible] ہیں کرو [illegible] سے [illegible] کر کے تم آزاد ہو جاؤ گے [illegible]

[illegible] کرتے [illegible]

[illegible] تھی ہو جاوے [illegible] برخاست ہو [illegible]

[illegible] باذن اللہ [illegible] ہوئے [illegible] ہیں [illegible]

[illegible] کیا تھا [illegible] ہیں [illegible]

[illegible] تیرے خیال کی [illegible] ہیں [illegible]

[illegible]

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

بقلم

کوئی فریاد رس نہیں اپنا

پھر کہیں کس سے جب خدا نہ سنے

[illegible] نار سبھا دی [illegible] نہیں تال

پیر کچھ دم زعشق [illegible] سیت

از شاخ کہنہ میوہ نو [illegible] ست

[illegible]

[illegible] اور درست [illegible]

[illegible] آئے گے ادھر اور [illegible]

[illegible] جاؤ بلکہ کچھ سنا [illegible] نہیں [illegible]

[illegible] اور دن [illegible] ہیں [illegible]

[illegible] سننے میں نا [illegible] تو کیا [illegible] لگائی ہے

[illegible] ہیں [illegible] سننے میں [illegible]

[illegible] سنتے ہیں۔ اچھا سنئے آگیا۔ آج ہی [illegible]

[illegible] آگیا۔ [illegible] آگیا۔ [illegible] آگیا یا

[illegible] میں کوئی مستقل ڈپٹی کمشنر آگیا۔ نہیں بھائی

یہ نہیں [illegible] آگیا۔ [illegible] آگیا۔ آگیا۔

[illegible] کچھ ہی یا [illegible] نہیں [illegible] جاؤ گے

بھائی [illegible] جاؤ تو کہیں بس [illegible] کیا [illegible] اللہ

[illegible] نہیں جی یہ

کیا کہیں سے کوئی خط آگیا۔ [illegible]

[illegible] ڈالا۔ دونوں [illegible]

مہربان [illegible] خط کا جواب آگیا۔ کس خط کا۔ ابی نہیں

سے خط کا۔ [illegible] خط کا [illegible]

معلوم ہو جائیگا۔ اچھا سنا ؤ [illegible]

خط بنام بڑی میاں [illegible]

قصبہ [illegible] آپا [illegible] جنگل یا بان

[illegible] خیال کے [illegible] سال [illegible]

تمہارے [illegible]

تمہاری [illegible] آ [illegible] میں [illegible]

[illegible] کے یوں [illegible]

[illegible]

میں رہا [illegible] کیا

ستم کیا کہ میرے ساتھ اپنی شادی کی تمہاری

[illegible]

[illegible] نہیں [illegible] کر لیتے

خواہ مخواہ [illegible] کیا [illegible] تم

نہیں [illegible] تو [illegible] علاج کیا

کرتے ہو تو بتاؤ کہ میں [illegible]

[illegible] نہیں کر سکتے [illegible]

میں [illegible] ابھی آدھی جوان آدھی [illegible]

[illegible] کر سکتی ہوں اور وہ بھی [illegible] وقت

جبکہ خواہشات نفسانی کے پیرو کا [illegible] طرف سے کچھ رہتے ہیں [illegible] میاں اگر تم [illegible] ایک [illegible] اور ایک [illegible] باتوں کو [illegible] اور تمہاری پیاری بیوی ہو جاؤں۔ اور اگر نہیں تو [illegible] تمہاری [illegible] بھی نہیں [illegible] اور [illegible] ہیں۔

[illegible] تمہاری [illegible]

کیوں [illegible] اگر [illegible]

[illegible] آ جائیگا

[illegible] گرفتہ [illegible]

بقلم [illegible] ایم [illegible]

حکم حاکم مرگ مفاجات

[illegible] آہ۔ عاشقان [illegible] بار۔

کہاں [illegible] نہیں [illegible] قدروں کا یقین

نہیں [illegible] اور [illegible] ترقی ہے [illegible]

واقعات [illegible] تصدیق ہو جاتی ہے [illegible]

[illegible] جو آپ [illegible] بیان

کیجاتی ہے [illegible] ہیں [illegible] آج بھی [illegible]

والی اقبالی اور ترقی کا [illegible] ہیں [illegible]

کے اقتدار میں [illegible] ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] کا حکم [illegible]

[illegible]

[illegible] مسافر جو [illegible] سے [illegible] پاور [illegible]

[illegible] باغ سے [illegible] جاتا [illegible]

[illegible] میں ہو [illegible] باغ

[illegible] ہیں [illegible]

[illegible] اور [illegible] نہیں [illegible]

[illegible] مسافر کے اسباب [illegible] وقت

کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو باہر سے پہنچے ہیں ... کو جاتے ہیں یا اس قانون کے اثر سے باہر ہیں بقیہ دو ... مسافر وہ کو لیکر جائینگے ... وہ ہیں ... اور اسباب واپس آئیں ... صاف کرنے جائیں ... کارروائی کے بعد ... اجازت ... انگلش (دوائی) ... صرف

کالون کیلئے ہوگا خواہ وہ ... مکان یا ہیں یورپین اس سے بری ہیں۔

امرتسر بازار ... سرسٹے ... سکنڈ ... اطلاع ... کے دیا گیا ہے۔ ... کی تفریق نہیں کرتا ... معلوم نہیں صاحب لوگوں کا ... [illegible] ... لاکھ ... [illegible] ... انگریزی ... ہوگا ... [illegible] ... کرنے والے ... کی سیر کا اور شوق پیدا کر دیا۔

سافقہ ... اثر ...
بقلم حسامی عظیم آبادی۔

چٹھی

... [illegible]

ہے کہ وہ بات ہوئی ہے ... ہمارا ... شریف ... گریسنٹ کا بابو ... لڑائی (لڑائی) پر گیا۔ دیکھو یہ چٹھی لیڈی ... کے ... کیپ سے اپنے باپ کے پاس روانہ کی (دوسری) کیا ہوگا۔

کیمپ لیڈی سمتھ
۱۔۳۔۱۹۰۰

میرے پیارے باپ

چار ماہ سے ہم لوگ دشمن کے سخت محاصرہ میں رہے ہیں ... تار ... ضرورت ... سے کوئی خط آپکے پاس روانہ نہ کرسکے۔ اب بفضل تعالی کل شام ہم لوگ اس خوفناک قید سے نجات پا گئے ہیں۔ ہمارے قید سے ... کا باعث ایک عظیم الشان فوج ہوئی۔ اب ہم لوگ ہر ایک قسم کے خطرہ سے محفوظ ہو گئے ... ہے۔ ... ہندوستانی ... اگر یہ بات صحیح نکلی ... کو بہت ... حاصل ہے ... ہمکو

چار یا پانچ ماہ سے ایک پیسہ مشاہرہ نہیں ملا ہی کوئی خط بھی ... نہیں پایا۔ غالباً وہ ... میدان میں ... موجودہ حالت پر نظر کر کے ہم لوگ امید کرتے ہیں کہ پھر دوبارہ ... گوشت اور ... روٹی کھانے کی نوبت ... انشاء اللہ تعالی ... جنگ کو مشرح ... عرض کرونگا

سافقہ ... فرزند ...
بقلم ... عظیم آبادی۔

داماں بھرا ہوا تھا جو بیانشر آبین
محشر کے دن ہٹائی گئی آفتابین

... [illegible]

میاں کون ہو۔ کچھ کام ہی ہے یا یوں ہی اپنا حلق ... نالے ہوا اور با دولت کا ... اگندہ ... ابھی سے یہ کچھ ادائی ... آئے کسی ... کے پھیر میں پڑے ہوئے ہو۔ جناب دروازہ تو کچھ ہاتھ تو لگاؤ پھر پوچھئے گا۔ کون ہو اور کیوں آئے۔ میاں بس نہیں جانتے جاتے کسی اور کو دم میں لائیے حضور ... سر ... گرد کھال آپکے جانثاروں میں کہنے والے نہیں۔ ... میاں ... ہوا اسی پر گرد کھال کا دعوا۔ ابتک ہمیں نہ پہچانا ... ادھر دونوں کان دروازوں کے پٹ میں لگا کر سنئے ... مانجاب ہیں ... معرکہ نگاری ... شوق آیا ... سرابطرح ... ہیں ... تشریف لائیے ... تقصیر معاف ... رات بھر ... آنکھ لگی ... خیر کچھ فکر نہیں مگر بار ... تمہاری آنکھ تو صبح کے وقت لگ بھی جاتی ہے ... دولت تو پورے ... کے مصداق ہیں ... آنکھ لگی ... رات ... میں گذرتی ہے۔ ہر چند آرام فرمانا چاہتا ہوں مگر ... اس شعر کے ... ہیں ... جو بہلو ... پہلو ... کسی کل چین ہی نہیں پڑتا ... کالی کالی راتیں عاشق ... کیلئے ... موسم گرمانے اور بھی ... رنگ جمایا ایک ... گرمی کے موسم کی ... وہ ... کل جو ... دولت علیہ الرحمہ ... پر ... ہوا ... عالم تصور میں اپنے ساقی ... ایک عالم ... آرائی میں پایا ... صادق ... ساقی ... [illegible]

نئی ترکیب سے صفوۃ المصادر گھڑ ڈالی ہے اور لطف یہ کہ خاص میکدہ کے کارخانہ میں زمانۂ ماضی میں بنا ہیں ہے کہ کسی کو دسترس بھی ہوگی اور حال میں بھی۔ [illegible] امید کہ دلچسپی ناظرین کیلئے اخبار [illegible] فرما کر [illegible] احسان کریں [illegible] کوئی [illegible] کی بات ہے [illegible] زور دکھلائے۔ اچھا لیجیے سنئے۔ وھوھذا

آماسان — گھٹاؤں کا ہجوم ہو جانے۔ آنا موسم بہار کا آنا ساغر شراب کا دور میں آنا۔

[illegible] پھر [illegible] لے جو کے ڈکار لینا۔

آشامیدن — خوب پینا۔ شراب پینا۔ بادہ پینا۔
آلودن — شراب سے [illegible] کا آلودہ ہونا۔
برشتن — کباب [illegible] کے بھونا اور شراب کے ساتھ اڑانا
بودن — کنج میکدہ میں شب و روز پڑے رہنا۔
بوسیدن — پیر مغاں کے قدم چومنا۔
پریدن — لال پری کا [illegible] کا اڑنا
پسندیدن — اچھی اچھی شراب کی بوتلیں پسند کرنا۔
پوشیدن — شرابخوار [illegible] قاضی کے ڈر سے چھپنا۔
تپیدن — شراب کیلئے فرقت ساقی میں تڑپنا۔
تراویدن — اچھی شراب پر رال کا ٹپکنا۔
جوشیدن — شراب ناب کا اوبلنا۔ جوش کھانا
جستن — ساقی گلفام کی جستجو کرنا۔ اچھی شراب کی تلاش کرنا۔

بقیہ

ساقیا لائے مجھے شراب بشتاب
کب سے کرتا ہوں میں شراب شراب

راقمہ [illegible] شوق۔ از [illegible] محلہ۔

مہذب مرض

پیارے [illegible] میں [illegible]

[illegible] ہوگا [illegible] نہیں تو [illegible]
[illegible] پایا جس کے [illegible]
[illegible] تشریح [illegible]
[illegible] کی تشریح کر دیتا ہوں [illegible]
[illegible] روز [illegible]
[illegible] کام [illegible]
[illegible] الطاف الرحمن عطار کی دکان [illegible] ڈاکٹر [illegible]
[illegible] ہو گیا گھر [illegible]
[illegible] خانصاحب تو اپنی جگہ [illegible] پیا۔ [illegible]
صاحب بیٹے [illegible]
[illegible] صاحب مہذب [illegible]
[illegible] اخلاق [illegible] تشریف لائیں اور
[illegible] آہستہ آہستہ [illegible]
[illegible] بیٹھے کیا [illegible]
[illegible] اصلی کو [illegible]
جیسے [illegible] پانی کو [illegible] خشک
کر دیتی ہے۔ مریض [illegible] قبرستان
تک پہنچا [illegible]
کہ مریض خود مرتے مرتے ایک لمحہ بھی [illegible]
نہ ہو [illegible] ہنستا ہوا [illegible] عقل و شعور
کے ساتھ [illegible] چل بسا۔
پھر بتائیے یہ [illegible] کار روائی ہوئی
یا نہیں۔ [illegible] صاحب چلتے وقت فرمائیں

[illegible] گھر خالی [illegible]
[illegible]

راقم

کل نفس ذائقۃ الموت

بقلم

جی۔ ایم۔ حسین از کلکتہ

لطیفہ

[illegible]

[illegible]

جاسوسوں کی دوڑ دھوپ

۔ پریٹوریا ۱۹ ماہ حال کو ... سے رپورٹ ہے کہ بوئروں نے فاؤرسمتھ کو خالی کر دیا۔ جنرل ... اور جنرل ... جنوب ... بوئروں ... سرحد باسوتو لینڈ سے آگے بڑھ جا رہے ہیں اور آج شب کو ... سے ۲ میل کے فاصلہ پر قیام کریں گے۔

لندن ۔ مارننگ پوسٹ کے ایک نامہ نگار ... سے ... ہے کہ ... تجربہ کار اشخاص نے پریٹوریا میں بڑی توپیں تیار کر لیا ایک ... جاری کیا ہے۔ ایک توپ ... تیار ہو گئی اور ... کے لئے فوجی ... بھی گئی۔

جنرل وارن ... کیپ ٹاؤن پہنچے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل ... بیچوآنالینڈ کے فوجی ایڈمنسٹریٹر مقرر ہوئے ہیں۔

مسٹر ... کیپ ٹاؤن کے سپریم کورٹ سے ۵ سال قید اور ... جرمانہ کی سزا یاب ہوئے۔

لندن ۔ ... نامہ نگار ... سے تار دیتا ہے کہ ابتداء جنگ میں دونوں ... کی طرف سے ... سپاہی میدان جنگ میں اترے تھے اور اب ... سپاہی رہ گئے ہیں لیکن ... جاتا ہے کہ ... ہلاک ہونے والوں کی فہرست ... انگریزوں کو دھوکا دینے کے لئے بڑا مبالغہ کیا تھا۔

جس فوج نے ... جنگ ... کی ... اکثر سپاہی آج ... پہنچے اور ... جب یہ معلوم ہوا کہ ... شجاعت کی تعریف ... بیان کیا کہ اگر ... کو چھوڑ دیتے تو تمام فوج کی بربادی کا سخت اندیشہ تھا۔ ... سب سپاہی جنرل ... کی تعریف کرتے ہیں۔

لارڈ رابرٹس ۲۸ ماہ حال کو بلومفونٹین سے تار دیتے ہیں کہ جنرل ... کا رپورٹ ملا ہے کہ ... رجمنٹ کے ... سپاہی گم ہیں۔ جنرل ... کے بعد ... سپاہی کے ساتھ کچھ دور چلے گئے اور صرف ... آدمی لوٹ آئے ... کا پتا نہ لگا۔

... جنرل ... اور ... بریگیڈ ... جنرل فرنچ کل جنرل رنڈل کی امداد کے لئے بھیجے گئے۔ ... ایک خفیف مقابلہ کے بعد ... پہنچے۔ ... سپاہی مقتول اور ... مجروح ہوئے اور ... گم ہیں۔ جنرل ... نے ایک پہاڑی پر دشمن کے مورچہ پر قبضہ کیا۔ دشمن کی کئی ... اور گولہ بارود بھاگتے وقت رہ گئیں۔

مسٹر ... صاحب سابق ... مرحوم کی لاش کی بے عزتی کے متعلق ... سوالات پوچھے گئے۔ مسٹر ... علاقہ ... ہر چند فرنچ لوگوں نے ... کی بظاہر بڑی بے تکلف عزت دکھائی لیکن بعد میں اس تابوت کو ... ایک ... کے نیچے ... اسباب کے چھوڑ دیا ... جہاز کو روانہ کیا ... کیبن میں ...

کانپور میں ... صاحب کے ... ایک ... باشندہ کے نام ایک بھاری پارسل ... آیا۔ یہ پارسل ... کا تھا ... صاحب کی ... سے پارسل ضبط ہو کر ... صاحب ... واپس آ گئے۔ راستہ میں ... لکھنؤ میں شہر ... میونسپلٹی ...

... کے باعث تھا لیکن ... بھی ... ہیں کیونکہ ... کے ... میں ... رعایا کے ... ہو گی۔ لکھنؤ شہر کے لئے ... ممبروں کی ... قرار دی گئی ہیں۔

... کا نامہ نگار پنجشنبہ کے روز ... سے تار دیتا ہے کہ آج جنرل رنڈل یہاں سے روانہ ہوئے اور اب دشمن کا تعاقب کر رہے ہیں۔ جنرل ... کی حفاظت اور وہاں امن قائم کرنے کو ... سے ... لندن ... کا نامہ نگار ... ماہ حال کو بلومفونٹین سے تار دیتا ہے کہ بھاگنے والی فوج جو نکلی تھی ... ہے مگر ... شکست دینے کا کم موقع مل سکتا ہے۔

لارڈ رابرٹس ... ماہ حال کو بلومفونٹین سے تار دیتے ہیں کہ جنرل فرنچ آج صبح ... پہنچے۔ اور جنرل ... اور ... بریگیڈ سے ملاقات کی۔ دشمن ... شہر کے مشرقی حصہ پر قابض ہیں اور انہیں یہاں سے نکال دینے کے لئے جنرل فرنچ اور جنرل ... روانہ ہو گئے ہیں۔ کل شام کو جنرل رنڈل ... سے ... میل کے فاصلہ پر تھے۔

... کی ایک فوج نے ... ماہ حال کو ... روڈ پر دشمن کی ایک جماعت سے مقابلہ کیا۔ ایک سپاہی مقتول اور ... گرفتار ہو گئے۔

سر چارلس وارن گریکوالینڈ ویسٹ کے گورنر مقرر ہوئے۔

رپورٹ کیا جاتا ہے کہ ... میں ... سخت بغاوت شروع کی ہے۔ موقع فساد پر فوجیں بھیجی گئی ہیں۔

بلوچ کا نپور مزید خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جو گکر چار و نما سردار بغاوت کی اشتعال کے واسطے گرفتار ہوا ہے اسوجہ سے پھر وہاں چند دکانین بند ہو گئی ہیں اور شہر میں دوبارہ تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ بلوہ جاری رہنے تک وہاں کے تھانہ نے یہ انتظام کیا تھا کہ کسی پوربین کو روزانہ ضروریات کی چیزین نا فروخت کرین۔ اس انتظام کے باعث لفٹننٹ گورنر کے استقبال کو بڑی مشکل سے تازہ دودھ دستیاب ہوتا تھا۔

دورہ حضور والیسرائے لارڈ کرزن ۔ حضور والیسرائے لارڈ کرزن نے دورہ پر لفٹننٹ گورنر پنجاب کے ساتھ ڈیرہ اسماعیل خان میں مسٹر مرکی اور ضلع افسر کے ایک کنفرنس منعقد کی اور سرحد سے سرکاری فوج واپس بلواکر سرحدی جرگہ والون کے دستہ قائم کرنے کے متعلق مشورہ کیا۔ اس کنفرنس کا تعلق سوالات پر بھی غور کیا گیا تھا۔ وزیری ملکی والون کی طرف سے ... حضور والیسرائے کا پر جوش ... سے خیر مقدم ہوا جس سے حضور والیسرائے بہت خوش ہوئے۔

سردار گوردیال سنگھ صاحب سابق ڈسٹرکٹ جج جو مقدمہ ریشوت ستانی میں موقوف ہو کر دہ چوش ہے ... کی نسبت افواہ تھی کہ ریاست سروہی میں عہدہ دیوانی اختیار کی اور وہاں جاہ اور زمین اراضی حاصل کی ہے۔ سروہی راجہ صاحب بہادر سرو پاگیہن سنگھ جی بہادر نے اپنے سکریٹری کی معرفت اس خبر کی تردید کی ہے کہ سردار گوردیال سنگھ کو ریاست بذا کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ کبھی اس قلمرو میں وارد ہوا تھا۔

آورچیا میں دو عیسائی مسلمان ہو گئے دو چند ... جوہر وادو نو بجے کے اور یہ جوان ... قبلہ ہے۔

لاہور میں قائمقام ... مکیل انسپکٹر ... کے ...

کالا باغ کی بجر ... صاحب پہنچ گئے۔

۲۳ ماہ اپریل کو یہ سر اداکیا جائیگی۔ جیسا کہ ... رعونہ شہر مبلغین ... جج کی بات پر بھی آغاز فرمایا ہے کرنل اہیڈ اور گولڈنگ صاحب حضور لندن کو کے انڈر سی ای اچ کا نگ ہونگے بجائے کرنل گہانس سی آئی ای ہی ہونگے۔

لاہور میں موسم عبارات کو ... ہوا میں خاک اڑتی ہے۔ بہیدانہ کی بہار اور دیکھیوں کی ترقی گرمی کی آمد۔

ڈیرہ غازیخان میں ۲۰ کی رات کو حضور والیسرائے کی سواری پہنچنے والی تھی ... بڑی بہاری روشنی ہوئی۔

دربار گارڈن پارٹی ۔ دیپ مالا کو علاوہ یہان بلوچیون کی معمولی کی کیفیت دیکھی۔ حضور والیسرائے نے ڈیرہ غازیخان میں شہر کے حفاظت شہر کے سوال پر دل سے غور کر کے پچھلے اکو روانہ ڈیرہ اسمعیلخان ہو گئے۔

بلوہ کا نپور کی پاداش میں شہر کی دیسی ... بہاری تعزیری پولیس تعینات کیجاویگی۔ ... رعایا مستثنیٰ ہو گی۔

یہ تعزیری پولیس اسوقت تک رہیگی کہ سرکار لوگ ان کو مدعیش نکرین۔ جو سرغنہ تھے۔ اور جو پولیس میں کے قائل تھے مناسب ہے۔

سرحد پشاور ... کے متصل ایک موضع ... کی رات کو ستر آفریدیون کا ایک طایفہ ... دو دیہاتی قتل کئے لیکن آفریدیون کے بھی چار آدمی مارے گئے اسکے سوا معلوم نہیں کہ نتیجہ انجام ہوا۔

ڈاکٹر ہافکین صاحب نے وبائی طاعون کی روک کیلئے ٹیکے کی ایسی لاگ ایجاد کی کہ جسکی قدر سب سے پہلے ہندوستان میں پہچانی گئی اور یا دور دور تک اسکی خوبی تعریف پہنچائی ہے۔ کہ شہر ... میں وبا طاعون کے بہت سی ... کی خبر نہ دی ہے ... لیکن تشویش ایسی پہلی کہ جب سو ستھ دیلی کی طرف و انکے ٹیکے کی لاگ کی مانگ ہندوستان میں آئی ہے۔ قاہرہ اور مصر اور جنوبی اور مشرقی فریقہ جیسی یورپین ممالک سے اسکی مانگ آچکی ہے۔ اسکی قیمت حساب معاوضون کے ہے۔ اس لاگ کو تیار کرنے میں بڑی احتیاط درکار ہے اور سرکار ڈاکٹر ہافکن ہی جانتے ہیں۔ پچھلے سو ستھ دیلی کی گورنمنٹ نے ایک افسر بھی بالکل مہیا ہے جو ٹیکا لگانے کے فن میں ماہر ہو اور ڈاکٹر ہافکن بطور اپنا نائب گرداننا خیال کرتے ہیں۔

شہر میں آبادی کی کثرت ہے ... ہو رہی آبادی کی ... کے متعلق ... پیمائش کی بدولت شہر کی ... حدود وار ... تقسیم کیا جائیگی۔

طاعونی نقشہ

تاریخ	مبتلائے طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۲۳	۴۴	۴۳	۲۰۹
۲۴	۳۰	۱۵	۲۰۳
۲۵	۳۶	۲۹	۲۵۳
۲۶	۴۲	۴۸	۳۰۴
۲۷	۶۳	۶۶	۲۶۳
۲۸	۹۹	۵۵	۲۱۸
۲۹	[illegible]	۵۲	۲۵۰

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی ایڈیٹر کی اہتمام سے چھپکر شائع ہوا